مولانا وکیم بیرلاس کی گفتگو — کمیونزم میں آیا ہو کا تقطہ

پیغامبر

جلد ۲ — ۔۔۔ جولائی ۱۹۸۳ء — شمارہ ۸

مضبوط اور طاقتور چین عالمی امن کی ضمانت ہے: علی احمد تالپور

مختلف سماجی نظاموں والے ملکوں میں یہ دوستی کی شاندار مثال ہے

[illegible]

بلدیاتی انتخاب نے فوجی آمریت کا [illegible] کر دیا

[illegible]

حکومت بلدیاتی اداروں کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہتی ہے

آزاد کشمیر میں مقررہ وقت پر عام انتخابات کرانے کا مطالبہ

مسلم کانفرنس بلدیاتی اداروں کے بارے میں اتحاد کے فیصلے پر عمل کرے گی

[illegible]

پاکستان اور امریکہ کے اختلافات جلد ختم ہو جائیں گے: جنرل ضیاء

دونوں ملکوں کی دوستی اور گہرے تعلقات کو پہلے سے بڑھ کر استحکام حاصل ہو گا

[illegible]

[illegible]

نام نہاد مذہبی جماعتوں نے دو سال میں جتنا نقصان اسلام کو پہنچایا ہے ۔۔۔ الرحمن میں عوام سے خطاب

[illegible]

پاکستان فوجوں میں کمی کیلئے بھارت سے مذاکرات پر تیار ہے

ہم اسلحہ بندی اور ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے

پاکستان نے افغانستان کے داخلی معاملے میں کبھی مداخلت نہیں کی

نیویارک میں بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستان کے سفیر سلطان محمد خان کا خطاب

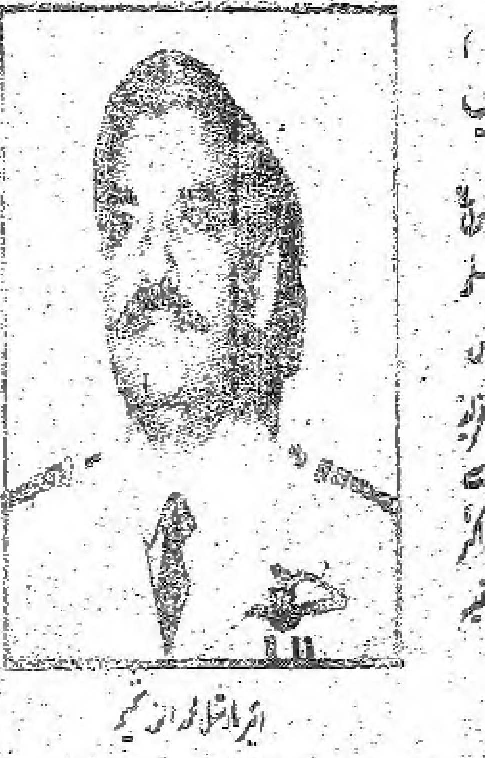
[illegible]

شاہ خالد اور صدر ضیاء الحق کا پیغام پہنچا دیا گیا

سعودی فرمانروا سے

ابو ظہبی کے ... انور شمیم کی ملاقات

[illegible]



ایئر مارشل انور شمیم

جناح کالج میں یوم سیاہ منانے والے طلباء پر جمعیت کے غنڈوں کا حملہ

[illegible]

گورنمنٹ کالج ناظم آباد پر قبضہ کر لیا گیا

یوم سیاہ پر شہر کے مختلف کالجوں میں جلسے جلوس

[illegible]

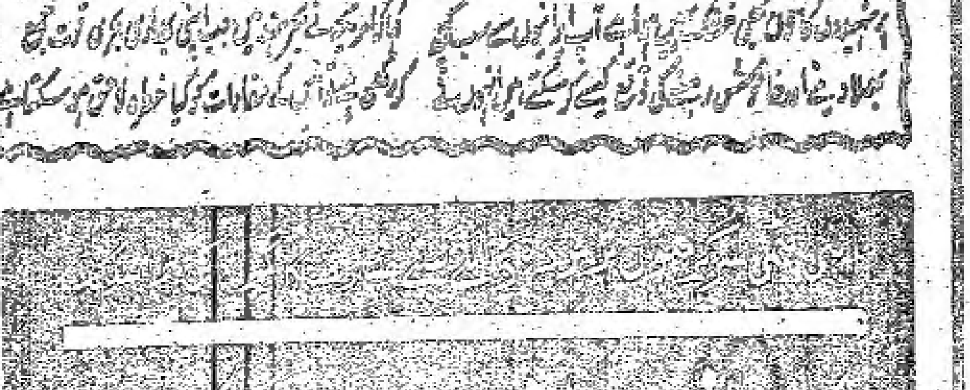
ڈاکٹر غلام حسین کو رہا نہیں کیا گیا

لیاقت باغ میں ...

[illegible]



[illegible]



بھارتی پانی کے تین پلانٹ قائم کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں

بھارت کو ایٹمی آلات کی تیاری میں خود کفیل بنانے کا منصوبہ

[illegible]

بقیہ

تیسرا قطرہ

کیا خوبی ہے ان لوگوں کی خود دور سومنات دیکھتے ہیں اور ہمارے ہی آدمی ہے رنگ بچاتے ہیں۔ میر جعفر اور میر صادق جیسے ننگ ملت دونوں افراد انہیں پھر مل گئے۔ سراج الدولہ اور ٹیپو سلطان کے ہو کے یہ جو درجے ہوئے۔ شاہ فیصل جنہیں اس اخوت کا علمبردار کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ دشمنان اسلام کا بھلا نشانہ بنے۔ اخوت اسلامی پر برف کا تودہ گرا پاکستان ابھی تک دشمنوں کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے۔ وہاں بھی دشمنان اسلام کو فنا کا بیج بونے کیلئے لوگ مل گئے۔ اپنے ہی لوگوں کو ضمیر فروشی پر ننگ ملت کہتے ہوئے بھی دل دکھتا ہے۔ لیکن ہو جانے ملک و قوم کا سودا کرتے ہوئے ان کا ضمیر کہاں سو جاتا ہے۔ یہ بھی نہیں سوچتے دامن نے پہلے ہی کیا کم دکھ اٹھائے ہیں۔ ذرا بھی پاؤں پر کھڑی ہوتی ہے کہ پھر بھی بس پر پڑ گئی ہے۔ بس مرتبہ سہارا اسلام کا لیا۔ اور اسکی آڑ میں وہ وہ فرقہ پرستی کرائی کہ لوگ دانتوں میں انگلیاں دبائے ایک ہی بات کہتے تھے کہ کیا یہی اسلام ہے؟ ملک کی باگ دوڑ منصب قائدین سے نکل کر جو فوج کے پاس چلی گئی۔ پھر ان میں کوئی نہیں دو سال سے قوم شش و پنج اور اضطراب میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اُف بھی نہیں کر پاتی تھی۔ قوم کے ایک حصہ نے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تھی جو کہ پھر کمزور ہی تھی۔ ملک کا ادھا حصہ ...... اسی ترتیب پھر جبر ہے جب رہی۔ خاموشی تماشہ دیکھتی رہی کہ اچانک ۴ اپریل کو ...... پھانسی

آنسو بن کر بہہ نکلے لیکن قوم کی آنکھ سے یہ تیسرا قطرہ ...... جو شور کے بجائے بھیانک خاموشی نے پوچھتی ہے نہ معلوم کیا سیاہ جسم دے رہی ہے۔

ملک میں شام ہوتی جا رہی ہے۔ پھر صبح کی آگاہی کر رہے ہیں وقت کا مورخ انتظار میں ہے۔

[illegible]

آپ کے شہر میں

کینیڈا میں رہنے والے تارکین وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور قرار دادیں

ثمینہ شاہین نے ملک کا نام روشن کیا ہے

ایک مسلمان کیلئے زمین پر پڑے ہوئے ایک ہزار ڈالر کی کوئی اہمیت نہیں

اسکاربرو — ۱۵ جون تقریباً دو بجے اسکاربرو ٹاؤن سینٹر میں ایک مسلمان لڑکی ثمینہ شاہین نے ایسا کارنامہ انجام دیا جس نے گویا کینیڈینز کو حیرت زدہ کر دیا۔ نمائندہ خصوصی کی رپورٹ کے مطابق ثمینہ شاہین جو کہ [illegible] کی رہنے والی ہیں، سیر و تفریح کی غرض سے ٹورانٹو میں اپنے چچا کے گھر آئی ہوئی تھیں۔ گزشتہ جمعہ کو وہ اپنی چچی کے ساتھ اسکاربرو ٹاؤن سینٹر میں شاپنگ کیلئے گئیں۔ جیسے ہی وہ پلازہ کے اندر داخل ہو رہی تھیں کہ ایک شخص تیزی سے باہر نکلا، اس کے ہاتھ میں متعدد لفافے تھے۔ ایک لفافہ زمین پر گر پڑا۔ ثمینہ نے اس اجنبی کو آواز دینی چاہی لیکن وہ گیٹ کے سامنے ہی پارکنگ لاٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ ثمینہ نے لفافہ اٹھا لیا۔ لفافہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سو ڈالر کے نوٹ نظر آ رہے تھے۔ ایک لمحہ سوچنے کے بعد ثمینہ نے اپنی ضعیف چچی کو گیٹ پر چھوڑ کر پارکنگ لاٹ کی طرف اس شخص کے تعاقب میں بھاگنا شروع کر دیا۔ اس دوران کچھ لوگ گیٹ کے قریب جمع ہو گئے۔ وہ شخص اپنی کار اسٹارٹ کر کے جانے ہی والا تھا کہ ثمینہ نے لفافہ اس کے سامنے کر دیا۔ وہ شخص جس نے اپنا نام جارج بتلایا، بہت زیادہ متعجب ہوا۔ اس نے بتایا کہ اس لفافہ میں ایک ہزار ڈالر ہیں۔ جارج نے ثمینہ کو پچاس ڈالر بطور انعام دینے کی کوشش کی لیکن ثمینہ نے کہا "میں مسلمان ہونے کے ناطے ایک اچھی شہری ہوں یہ میرا فرض تھا۔ ویسے بھی ایک مسلمان کیلئے زمین پر پڑے ہوئے ایک ہزار ڈالر کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔"

ثمینہ کا تعلق لاہور سے ہے اور کینیڈا میں عرصہ ۲ سال سے مقیم ہیں۔

فیڈریشن آف پاکستانی کینیڈینز کی ماہانہ کلچرل اسمبلی

ٹورانٹو — فیڈریشن آف پاکستانی کینیڈینز کے زیر اہتمام ماہانہ کلچرل اسمبلی (میل جول) بروز اتوار مورخہ ۲۴ جون بوقت ۶ بجے شام بمقام 235 QUEEN QUAY W. ہاربر فرنٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ پروگرام میں ۱۔ اسلام پر ایک فلم ۲۔ کلاسیکل اور جدید رقص ۳۔ ٹرینیڈاڈ کی مسلم آبادی کے متعلق ڈاکٹر عمر علی کا تبصرہ شامل ہے۔ داخلہ مفت ہے۔ مزید معلومات کیلئے 690-6803 پر فون کیجئے۔

قونصلر سروس

ٹورانٹو — سفارت خانہ پاکستان کی قونصلر سروس، ٹورانٹو اور قریب و جوار میں رہنے والے پاکستانیوں کیلئے بدھ ۲۷ جون تا ہفتہ ۳۰ جون تک بمقام رائل یارک ہوٹل ۱۰۰ فرنٹ اسٹریٹ ٹورانٹو میں مہیا کی جائے گی۔ دفتر کا وقت صبح ۹ بجے تا ۵ بجے شام تک ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے 368-2511 پر فون کیجئے۔

بحیثیت بین الاقوامی سیاستدان

ٹورانٹو — ۱۵ جولائی کو بعنوان "بحیثیت بین الاقوامی سیاستدان" ایک سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سیمینار میں امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل اپنے خیالات کا اظہار فرمانے کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ توقع کی جا رہی ہے کہ کینیڈا کے سابق وزیر اعظم ٹروڈو بھی شریک محفل ہوں گے۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے 752-0385 پر فون کریں۔

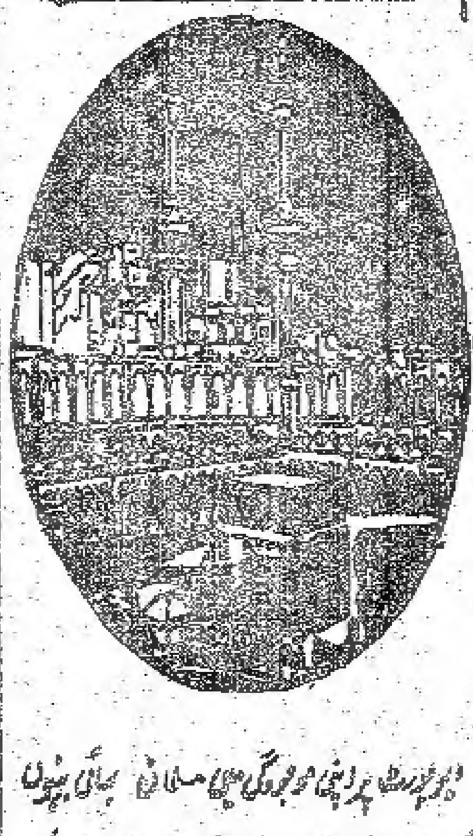
کینیڈین پاکستانیوں کے رشتہ داروں کے لئے حج کے انتظامات

ٹورانٹو — کینیڈا میں رہنے والے پاکستانی باشندے اپنے عزیزوں کو پاکستان سے حج پر بھیجنے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں [illegible] اسٹیٹ بنک کے مطابق جن رشتہ داروں کو حج پر بھیجنے کا بندوبست کیا جا سکتا ہے ان میں دادا، دادی، نانا، نانی، باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، شوہر، بیوی، چچا، چچی، چچا زاد، ماموں زاد، شوہر یا بیوی کے بھائی بہن اور ساس سسر شامل ہیں۔

اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے ظہیر مودی کو درج ذیل نمبر پر فون کیجئے۔

(416) 630-7393

رمضان المبارک میں عمرہ کیجئے



ٹورانٹو — یونیورس ٹریول کے جناب ظہیر مودی نے ایک ملاقات میں بتایا کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں ہر ایک سہولت لے جانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے رمضان المبارک کے مہینہ میں عمرہ کرنے والوں کیلئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی وہ عمرہ کرنے والوں، حج کرنے والوں کیلئے [illegible] اور رمضان [illegible] ویسٹ پر دینی و دنیوی میں مسلمان بھائی بہنوں کی خدمت کیلئے ان کے آرام کا خاص بندوبست کر رہے ہیں۔

THE MESSENGER

FORTNIGHTLY NEWSPAPER

7 DELANDO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, M1N 1M3
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-8003

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاستدانوں کے قول اور فعل میں واضح تضاد ہے

جنرل ضیاء صدق دل سے چاہتے ہیں کہ نظام مصطفیٰ کی تعمیر کا خواب ان کے ہاتھوں شرمندۂ تعبیر ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ آج بھی ان کی راہ میں ویسی ہی مشکلات حائل ہیں جیسی گزشتہ تیس برس سے حائل رہی ہیں یعنی آپس کی چپقلش، اختلافات اور خود غرضیاں۔ اس کا اندازہ اس مثال سے لگا لیجئے کہ جب جنگ کا حساب برابر کرنے اور وصول کرنے کی اسکیم حکومت کی طرف سے منظر عام پر آئی تو سب سے پہلے مفتی محمود صاحب نے اسے ایک غیر اسلامی فعل قرار دیا اور جبر سے تعبیر کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ تمام دینی ادارے اس وقت زکوٰۃ کے صدقے سے چل رہے ہیں۔ [illegible] اسلامی نظام کا نفاذ بڑے زور دینے والوں کی اہلیت اور صلاحیت تو اس بات سے ظاہر ہو گئی ہے کہ علماء کرام [illegible] جمہوری ملک کے چیف سے امداد لینے اور خلاف شان مانگنے پر تیار ہو گئی ہے۔

ان لوگوں کا ذہنی تضاد اور مصلحت اندیشی اس بات سے ظاہر ہے کہ حال ہی میں جماعت اسلامی کے دو لیڈروں نے مرحوم بھٹو کی نظرثانی کے بعد انتخابات کرانے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی موجودہ دور کو دوبارہ طول دینا چاہتی ہے۔ آخر یہی مرحوم بھٹو کی کیا تک ہے۔ اس کا جواب تو جماعت اسلامی ہی دے سکتی ہے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ اس سے قبل میاں محمد طفیل صاحب نے مارشل لاء کو سندات تحسین دے کر مارشل لاء اور جماعت اسلامی کے تعلق کو تقویت پہنچائی ہے۔ کیا ان سب باتوں سے یہ نہیں بتلاتا کہ مومن کا قول اور فعل ایک ہی ہوتا ہے؟

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

گزشتہ چند دنوں میں آپ لوگوں کے بھرپور تعاون اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے اتنا بزنس ملا کہ مجھے اپنی قسمت پر رشک آنے لگا ہے۔ میں اخبار کے ذریعہ آپ سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بیشک یہ درست ہے کہ اپنے ہم وطنوں کے تعاون کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے نزدیک میری اپنی ذات سے زیادہ آپ سب کی قدر و منزلت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

کسی بھی کام کی بنیاد اگر سچائی پر ہو تو ناکامی کا تصور ہی عنقا ہو جاتا ہے۔ شاید میری سچائی ہی نے مجھے بدعنوانی کی لپیٹ سے محفوظ رکھا ہے، ورنہ دروغ گوئی کی عمارت کبھی پائیدار نہیں ہوتی ہے۔

ایک بار پھر ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے حج کے سلسلے میں مجھ سے رابطہ قائم کیا اور اپنے دوستوں کو بھی میرے پاس بھیجا۔

آپ سب کا

ظہیر مودی

(416) 630-7393

یونیورس ٹریول ایجنسی

افغانستان کی اشتعال انگیزیاں امن کے لئے شدید خطرہ ہیں: پاکستان کی انتباہ

پاکستان کی فضائی حدود کی ۲۶ بار خلاف ورزی کی گئی اور پاکستان کے علاقے پر افغان توپ خانے نے تین بار گولہ باری کی

اسلام آباد ۔ (جون) ۔۔۔ حکومت پاکستان نے افغانستان سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈہ اور اشتعال انگیز کارروائیوں سے باز رہے اور اس کی بجائے پاکستان کی طرف سے کئے گئے متعدد دوستانہ اقدامات کا مثبت جواب دے۔ پاکستان نے مزید کہا ہے کہ افغانستان کی طرف سے اشتعال انگیز کارروائیاں اور معاندانہ پروپیگنڈہ اس علاقے کے امن و استحکام کو خطرے میں ڈال دے گا۔ پاکستان میں افغانستان کے سفیر کو آج وزارت

اسلام آباد میں افغان سفیر کو پاکستان کا مکتوب دے دیا گیا

خارجہ میں طلب کیا گیا اور سفیر موصوف کو اس بارے میں حکومت پاکستان کا ایک مکتوب بنام افغان حکومت دیا گیا۔ اس خط میں کہا گیا ہے کہ افغانستان کی طرف سے پاکستان کے خلاف مسلسل معاندانہ پروپیگنڈہ اور افغان افواج کی طرف سے پاکستان کی فضائی اور زمینی حدود کی متعدد بار خلاف ورزیوں پر حکومت پاکستان کو شدید تشویش لاحق ہو گئی ہے اب تک پاکستان کی فضائی حدود کی ۲۶ بار خلاف ورزی کی گئی ہے اور پاکستان کے علاقے پر افغانستان کے توپ خانے کی طرف سے تین بار گولہ باری کی جا چکی ہے ابھی کل ہی ۹ جون کو باجوڑ میں پاکستانی سفیر کو افغانستان کے نائب وزیر خارجہ نے طلب کیا تھا اور انہیں افغان حکومت کا ایک خط دیا گیا تھا جس میں افغان حکومت نے مبینہ طور پر الزام لگایا تھا کہ پاکستان کی مسلح جمعیا فوج نے چترال، مہمند اور وزیرستان کے علاقوں کی طرف سے افغانستان کے علاقوں پر مسلح حملے کئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے اپنے خط میں افغانستان کی حکومت کو واضح کر دیا ہے کہ پاکستان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈہ اور اشتعال انگیز رویہ سے اس علاقے کے امن و امان کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ حکومت افغانستان ان اشتعال انگیز کارروائیوں سے باز رہے گی اور پاکستان نے جو نئی ایک دوستانہ اقدامات کئے ہیں ان کا دوستانہ مثبت جواب دے گی۔

[illegible] کے ترجمان نے انکشاف کیا کہ گزشتہ ایک برس کے عرصے میں افغانستان میں نئی حکومت برسر اقتدار آئی ہے پاکستان کی فضائی حدود کی ۲۵ مرتبہ خلاف ورزیاں کی گئیں اور تین مرتبہ پاکستانی علاقے پر گولہ باری بھی کی گئی۔ ترجمان نے کہا کہ اس اشتعال انگیزی کے باوجود پاکستان نے صرف اس لئے برداشت کر لی کیونکہ وہ افغانستان کے ساتھ اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات برقرار رکھنے کا خواہاں ہے۔

[illegible]



لاڑکانہ ۔ جون (رپورٹ ...) دختر پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ... [illegible]

عوام سے خطاب

دو سال میں جتنا اسلام کو نقصان پہنچا ہے اتنا نقصان ماضی کے تیس سال میں بھی نہیں پہنچا ... [illegible]

صدر ضیاء الحق

[illegible]

اکبر بگٹی

[illegible]

چیف وزیر

[illegible]

یوم سیاہ

[illegible]

تارا مسیح

[illegible]

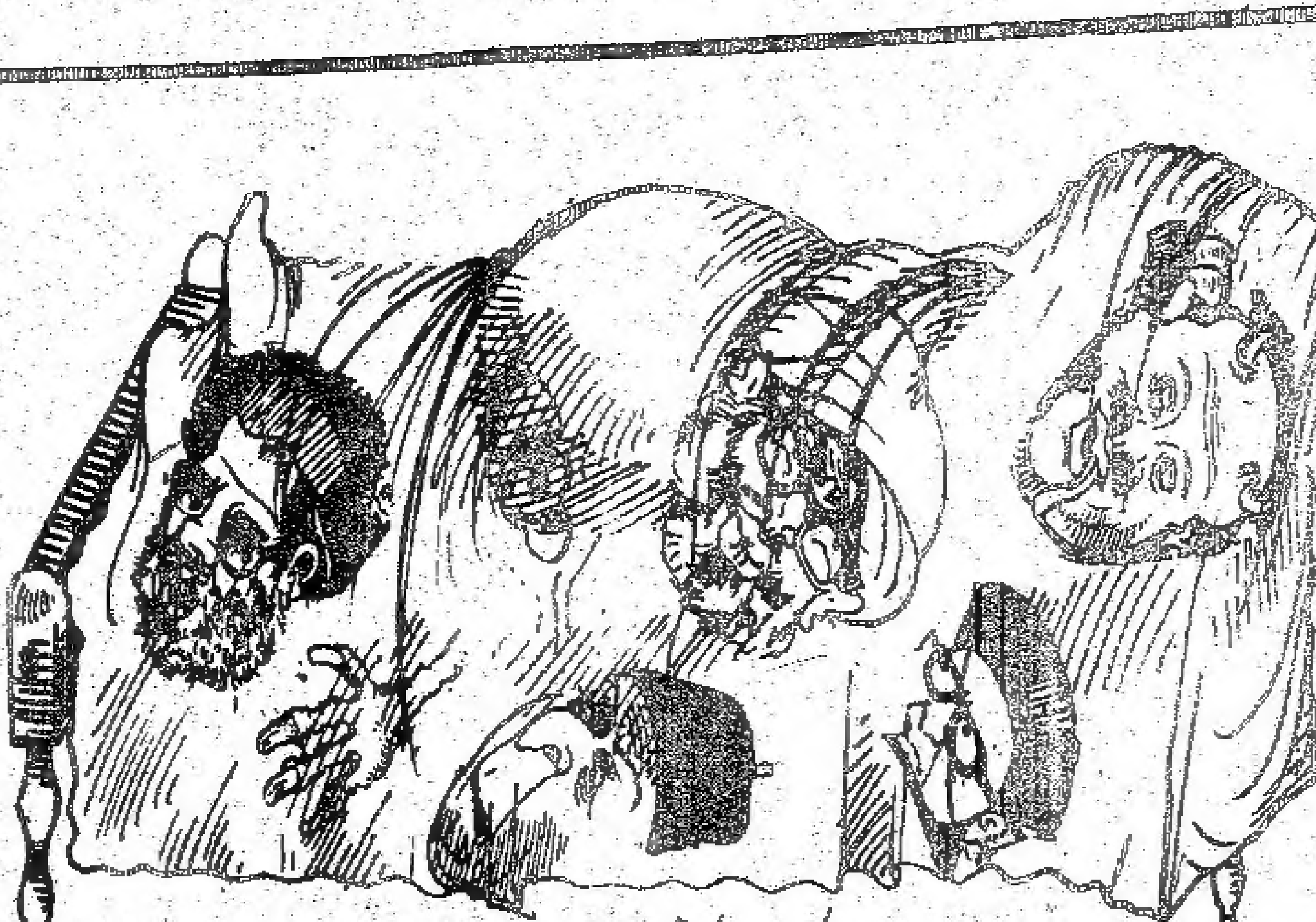
ممتاز بھٹو

[illegible]

بقیہ صفحہ ۱۱ پر



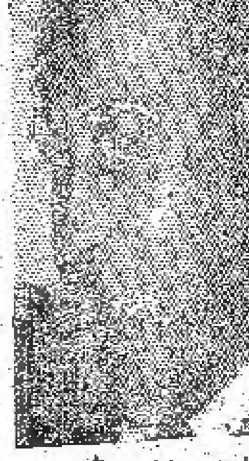
محترمہ بے نظیر بھٹو المرتضیٰ لاڑکانہ میں عوام کے ایک ہجوم سے خطاب کر رہی ہیں۔



سیاستدانوں کی موت کی خبر سن کر!

حسینؔ اورنگ زیب

ملک الموت نہ مانا میں سیاسی ہوں



ذوالفقار علی بھٹو

مرحوم کو خداتعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، بہت ہر دلعزیز اور مضبوط شخصیت کے مالک تھے، خوش لباس، خوش شکل، خوش گفتار اور خوش ...

اور عوام کی تسبیح پھر پھیر کر اپنی عاقبت سنوار گئے مرحوم نے اپنے پیچھے تین عدد بیویاں ... بچے (جن میں صنف نازک ...) چھوڑے ہیں، مرحوم کے لواحقین میں کروڑوں عوام بھی شامل ہیں، مرحوم نے ورثے میں اپنے بچوں اور بیویوں کے لیے سیاست دنیا کے مختلف بنکوں میں اربوں روپیہ ... گھر اور کافی بڑی موروثی جاگیر چھوڑی ہے، ان کے عزیزوں اور لواحقین کو چاہیے کہ ... کی کوشش کریں، تاکہ مرحوم کی عاقبت سنور سکے ... خدا ان کے ... لواحقین یعنی عوام کو صبر کی توفیق عطا کرے آمین۔



نوابزادہ نصراللہ خان

جانے رہنے ... یا ہیں ... عطا کرے ... اور ... کے وارثان ... صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خان عبدالولی خان

مرحوم سرحدی گاندھی کے علمی سیاسی فرزند اور مہاتما گاندھی کے نظریاتی بیٹے تھے، آخری عمر تک اپنے نظریات پر قائم رہے، ... خاندانی روایات کے مطابق آدھی سے زیادہ سیاسی زندگی جیل میں گزاری لیکن مرحوم آخری ایام ...

خان قیوم

مولانا نورانی



اصغر خان

کا اللہ اپنے ... کیا، لیکن مرحوم کے آخری ایام اس لحاظ سے ... گزرے ... بھی موصوف کا ... کر ... مرحوم اس معاملے میں بہت مستقل مزاج واقع ہوئے تھے، اس لیے ... کا سوال ہے ... اپنی چالیس سالہ سیاسی زندگی میں کبھی ... کبھی ... خان اور کبھی ... خان ... کہ موصوف کے ایام میں ... خان ہو گئی تھا ...

تو مرحوم نے فوراً جانب ... بھی خوب ... موصوف کو مرتے دم تک ... کی وزارت کی شدید خواہش تھی ... اگر ... مرحوم ... کی وزارت ... دنیوی کاموں کے ساتھ ساتھ دینی خدمات بھی سرانجام دے سکیں، لیکن مرحوم کے دل کی دل ہی میں رہ گئی اور فرشتہ اجل نے ... کہ ... اپنی خواہشات کی تکمیل تک جینا سکیں ... خدا مرحوم کے ... صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

پیغامبر پڑھیئے اور تنقید کیجئے، ہم نقاد کی قدر کرتے ہیں، آپ کی تنقید ہماری کامیابی ہے۔

قسمت نے ندیم اور فن نے دلیپ کا ساتھ دیا







پیغامبر کو اپنے دوستوں میں متعارف کرائیے

شعر سے دل بہلایئے

ام سلطان:
[illegible]

ثمانہ امجد درانی:
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک

کوثر ناز قاسمی:
ہر زخم کو سینے پہ سجا لیتے ہیں
ہر درد کو ہم دل میں بسا لیتے ہیں
تم پھولوں پہ سوتے ہو تو دکھتا ہے بدن
ہم کانٹوں کو آنکھوں سے اٹھا لیتے ہیں

ام لیلیٰ:
میں اس نگاہ کو لیے کیوں نگاہِ کرم
جو عمر بھر کے لیے کر گئی اداس مجھے

افضل خان جاتوی:
یارب ہجومِ درد کو دے اور وسعتیں
دامن تو کیا ابھی مری آنکھیں بھی نم نہیں

ام ... شیدائی:
خوشیاں تو بہار آنے دیکھیں اب ان کے بہانے ڈھونڈتے ہیں
ہم خون کے آنسو رو رو کر زخموں کو سنوارا کرتے ہیں

شبانہ مقصود راجہ:
مقدر میں جو سختی تھی وہ مر کر بھی نہیں نکلی
قبر کھودی گئی میری تو پتھریلی زمیں نکلی

حفیظ اللہ:
وہ تیری زلف کا سایہ ہے کہ دامن کی ہوا
لگ گئے ہیں کہ گلشن میں بہار آئی ہے

ام اقبال زبیری:
دیکھتے ہی مجھ کو محفل میں وہ نظریں جھک گئیں
اک نئے انداز سے ان کا سلام آ ہی گیا

کمال اسماعیل:
تیری تصویر نگاہوں سے تصور میں کبھی
جو بھی جاؤں تو تیرے حسین خواب جگا دیتے ہیں

... شالی:
تیرا اپنا مقدر ہم سے بیگانہ اگر ہوتا
تو پھر اپنے پرائے ہم سے پہچانے کہاں جاتے

... خالد:
اس حرص و ہوس کی دنیا میں ہم کیا چاہیں ہم کیا مانگیں
جو چاہا ہم کو مل نہ سکا جو مانگا وہ ہم پا نہ سکے

... حسین ... آزادی:
حسن کے کتنے پہلو چھپے ہیں دردوں کے ہاتھ بکے
چاہت کے حوالے ہم تو دکھ سہہ لیں دیوانوں کی

محمد خالد:
داغِ غم دل سے کسی طرح مٹایا نہ گیا
میں نے چاہا بھی مگر تجھ کو بھلایا نہ گیا

محمد جمیل ... :
اپنے دل کو اب ہم بھی پڑھ نہ سکو گے
برسات میں کاغذ کی طرح بھیگ گئی ہوں

عبدالغفور:
تیری صورت کو جب دیکھا غزل لکھنے کو جی چاہا
میں شاعر تو نہیں لیکن غزل لکھنے کو جی چاہا

ام ... :
کہاں تلاش کریں تجھ کو ... سکون ... [illegible]
[illegible]

نزہت جاوید:
ہم بھی خاموش ... [illegible]
پھر کیوں خاموشی ... [illegible]

... خان:
کہیں تو کارواں ... [illegible]
[illegible]

شاہدہ فاروق:
میرا نام ہے محبت میرا نام یاد رکھنا
ہمارے دل سے دل ملے تھے وہ مقام یاد رکھنا

تصویرِ درد



حسن اختر گیلانی

بلبلِ اسلام سن ہوں میں دیارِ غیر میں — لب پہ کچھ شکوے لیے اور دل میں کچھ ارماں لیے
بے دردوں نے چھین لی جو قوتِ پرواز تھی — کیا بتاؤں کس طرح تیرے وطن میں ہم جیے

قوتِ بازوئے مسلم اک فسانہ ہو گئی — نیند سے بیدار ہو کر قوم تیری سو گئی
جرأتِ شاہیں بھی نذرِ سیاست ہو گئی — سر جھکے، غیرت لٹی اور خون کے آنسو پیے

منزلیں گم ہو گئیں اور کارواں لٹتا رہا — ہم نے لب سی لیے سینے میں دم گھٹتا رہا
دل وا ستبداد سے غافل نہ ہو تو نے کہا — کتنے ناداں تھے کہ تجھ سے ہم نے کیوں لب سی لیے

ولولۂ تازہ دیا تھا تو نے جو آزادی سے — یادِ ماضی بن گیا ہے رشوتوں کے دور میں
سچ اگر کڑوا ہے تو یہ گھونٹ بھی پی لیں گے ہم — آج اے اہلِ حکومت ہم بھی اپنی جاں لیے

"نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر" — کوئی بندہ، کوئی آقا اور کوئی جادوگر
تربتِ اقبال پہ پہنچے پہ کیسے نامہ بر — مسجدِ اقصیٰ کی دیواریں ہیں تیری منتظر

یہ حرم سے کم نہیں کہتی ہے اس کی انتہا — اس کی دیواریں جلیں سوئے فلک اٹھا دھواں
دلِ ایوبی اب بھی ہے لیکن چنگاری کہاں — اب صلاح الدین کی وہ جرأتِ ... کہاں

آنسوؤں میں پھول کے بدلے اگر ڈرانا ہم — یہ سمجھنا جاگ اٹھی ہے قوم پھر سے کے عزم
عہد ہو گا یہ نیا پھر مرقدِ اقبال پر — گرم رکھیں گے لہو اپنا ہمیں تیری قسم

خون سے اپنا جلائیں گے دلوں میں پھر دیے
کیا بتاؤں کس طرح تیرے وطن میں ہم جیے

کیا آپ کو معلوم ہے؟



نیوہام، لندن کا ۵۵ سالہ جارج میکاری جس کا سینہ ۷۸ انچ ہے اور وزن ۵۲۸ پونڈ۔ میکاری برطانیہ کا سب سے زیادہ وزنی شخص ہے اور دنیا کا سب سے بڑا سینہ والا انسان۔

فلمی مقابلہ نمبر ۱ کا صحیح حل

۱۔ آنکھیں۔ بابرہ شریف کی اور ہونٹ نیلو کے
۲۔ راجہ ہریت چند
۳۔ ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء
۴۔ ایلزبتھ ٹیلر
۵۔ VAMP

انعام جیتنے والے

پہلا انعام: سید وقار حیدر۔ ٹورانٹو
دوسرا انعام: آنسہ شہلا صدیقی۔ اسکاربرو
تیسرا انعام: بیگم ریاض صدیقی۔ اسکاربرو
اور
محمد حنیف۔ واٹرلو

چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر فلمی مقابلہ اس شمارہ میں شریکِ اشاعت نہیں۔

ادارہ

سلطانہ رضیہ اور ملک التونیہ

ایک تاریخی کہانی

تحریر: رابعہ مسرور

آسمان اُداس اور سوگوار تھا ... وقت کی رفتار سست پڑ گئی تھی ... سلطانہ رضیہ قصر کی طرح ایوان شاہی میں ٹہل قدمی کر رہی تھیں لیکن اس طرح جیسے انھیں کوئی فکر کوئی پریشانی نہیں۔ ان کی چال میں چیتے کی سی احتیاط اور شیرنی کی سی دلیری تھی۔ چہرے سے عزم کی پختگی اور دنیا پر چھا جانے کی نیت کا اظہار ہو رہا تھا۔ وہ ایک بہادر سلطان التمش کی بیٹی تھیں ... ملک التونیہ اپنی شجاعت کے ذریعے دربار میں چھا گیا تھا ... ملک التونیہ نے غداری کی اور اپنے مرحوم آقا کی روح کو صدمہ پہنچایا تھا۔ رضیہ سلطانہ کے ذہن میں خیالات کا ہجوم تھا اور اپنے اضطراب کو مٹانے کے لئے ایوان میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھیں۔ ان کی نگاہیں بار بار اس دروازے کی طرف اٹھتیں جدھر سے ملک التونیہ کو آنا تھا۔

[illegible]

سچی کہانی

[illegible]

یوں بھی ہوتا ہے!

[illegible]

آپس میں مل جل کر رہیئے اور ہندوپاک کمیونٹی کو مضبوط بنائیے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

آپ کو جب کبھی کسی اجنبی مقام میں سفر کرنے کا اتفاق ہوتا ہو، تو اس کے لیے کتنا اہتمام اور کتنی تیاریاں ہوا کرتی ہیں۔ ریل کے کیا کیا ت ہیں، کتنا کرایہ پڑے گا، سامان سفر کیا کیا اور کس کس قسم کا ہونا چاہیے، راستہ میں کھانے پینے کی کیا صورت ہو گی، وقت کتنا صرف ہو گا، راستہ میں سہولتیں کیونکر پیدا ہوں گی۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ٹھہرنے کا کیا بندوبست ہو گا، وہاں کا موسم اور دیگر حالات کیا ہوں گے، عدم موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال کون کرے گا، یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات، ہر اجنبی مقام کو سفر کرتے ہوئے، آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں پھر جس نسبت سے وہ مقام آپ کے لیے زیادہ اجنبی و نامانوس ہو، اسی نسبت سے ان کے حل میں دشواریاں ہوتی ہیں اور جس نسبت سے وہ مقام آپ کے لیے مانوس و مالوف ہو، اسی نسبت سے ان کے حل کرنے میں سہولتیں رہتی ہیں۔ یہ واقعہ ہے یا نہیں؟

لیکن جو سفر آپ کے لیے سب سے زیادہ قطعی اور یقینی ہو، جس سفر سے بچنا ممکن ہی نہیں، جس سفر کا اختیار کرنا آپ کی مرضی و ارادہ کے ماتحت نہیں، جو سفر آپ کو اکیلے ہی اور بغیر کسی سابق اطلاع کے کرنا ہو گا، جس سفر میں آپ کے لیے اپنے کسی عزیز، دوست، ملازم کو بطور رفیق ساتھ رکھنا ناممکن ہو گا، جس سفر کے لیے ہر قسم کے بیگ، بستر، دری اور کمل، ناشتہ دان اور ٹفن باسکٹ، سوٹ کیس، ٹرنک قطعاً بے کار ثابت ہوں گے، جس سفر پر مجبور کرتے وقت آپ کی ذاتی مصلحتوں اور سہولتوں پر (آپ کی رائے کے مطابق) ہرگز نظر نہ کی جائے گی، جو سفر آپ کو ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک صوبے سے دوسرے صوبے، ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں بلکہ ایک عالم سے نکال کر چشم زدن میں دوسرے عالم میں پہنچا دے گا، آپ نے کبھی اس سفر کی اہمیت پر غور کیا ہے؟ آپ کبھی اس سفر کی تیاریوں کو اپنے دھیان میں لاتے ہیں؟ کبھی اس سفر کی دشواریاں آپ کے دل میں خوف پیدا کرتی ہیں؟ کبھی اس سفر کی سہولتیں آپ کے دل میں شوق کو بڑھاتی ہیں؟

آپ نے کبھی اس سب سے اچھے اور سب سے سچے مسافر کا قول سنا ہے کہ جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو دوست رکھے گا، اللہ خود اس کی حاضری کو دوست رکھنے لگے گا اور جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو ناگوار سمجھے گا، اللہ اس کی حاضری کو ناپسند فرمانے لگے گا۔ اس ارشاد کو سن کر آپ کے دل نے کیا اثر لیا؟ آپ کی عقل نے آپ کو کیا مشورہ دیا؟ آپ کی بصیرت نے آپ کے لیے کون سی راہ کھولی؟ آیا اس سفر کو بھلائے رکھنا دانشمندی ہے یا اسے یاد رکھ کر ہر وقت اس کی تیاریوں میں لگے رہنا؟ آیا اس منزل کو اپنے لیے مانوس و مالوف بنا لینا، اس راہ کی دشواریوں کو اپنے حق میں ہموار بنانے رہنا، یا اس سفر کے سب سے بڑے رہنما کی ہدایتوں پر اپنے امکان بھر عمل کر کے، آگ کے شعلوں اور انگاروں کو اپنے حق میں گل و گلزار بنا لینا، یا غفلت، عناد اور سرکشی سے کام لے کر منزل کو اپنا لطف اٹھانے کی قابلیت ہی اپنے میں باقی نہ رکھنا؟ آیا موجودہ زندگی کو اس برتر زندگی کا محض پیش خیمہ و مقدمہ سمجھنا یا "آج" کی لذتوں میں مشغول و منہمک ہو کر "کل" کے خیالات کو وہم و خرافات کے درجہ پر رکھنا؟

تراشے

مرسلہ: تنویر اختر

ہر نوجوان اپنی شریک حیات کے بارے میں ایک تصور قائم کر لیتا ہے اور پوری شدت کے ساتھ یہ چاہتا ہے کہ اس کے ہمسفر میں وہ تمام خصوصیات اور صفات موجود ہوں جن کا تصور اس نے ایک مدت سے قائم کر رکھا ہے، یعنی ہم کسی انسان کے بجائے اپنے آئیڈیل سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔

کیا اسی دنیا میں ہمیں اپنا آئیڈیل مل سکتا ہے؟ جی نہیں! کیونکہ حقیقت اور آئیڈیل کے درمیان ہمیشہ ایک فاصلہ ہوتا ہے۔

صبح سفر شام سفر، یہ دنیا کا انجام سفر

زندگی بھی ایک مسلسل سفر ہے۔ جہاں بھی اس سفر میں مجھ کو پیدا ہوا، انسان خالق حقیقی سے جا ملتا ہے۔ دنیا کا یہ سفر ازل سے قائم ہے اور ابد تک جاری رہے گا لیکن ہر سفر کے طریقے الگ الگ ہیں اور منزل جدا جدا ہوتی ہے۔ سفر کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی جہاز میں سفر کرتا ہے تو کوئی ریل گاڑی میں، کوئی سائیکل سے سفر کرتا ہے تو کوئی بیل گاڑی میں، کوئی پیدل سفر کرتا ہے تو کوئی صرف تصور میں۔ کسی کے سفر میں ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے گویا اس نے منزل پالی اور کوئی منزل کی جستجو میں آوارہ بادلوں کی طرح بھٹکتا رہتا ہے۔

ایسے ہی مسافر کی طرح جناب بھرت پٹیل مشرقی افریقہ سے سفر کرتے ہوئے کنیڈا آئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ اتنا لمبا سفر کرنے والا انسان نیروبی اور ممباسا تا دارالسلام جیسا اپنی بسوں پر دوسروں کو سفر کراتا رہا۔ کنیڈا آنے کے بعد بھرت پٹیل صاحب نے شمالی امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں عظیم الشان عمارات تعمیر کرائیں۔ ایک مسافر نے پوچھا "بھرت صاحب آخر آپ یہ عمارتیں کیوں تعمیر کرا رہے ہیں" بھرت صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "بھائی! یہ مسافروں کی منزل ہے"۔ بھرت صاحب نے ٹھیک ہی کہا ہند و پاک ہو یا بنگلہ دیش یا مشرقی افریقہ لوٹ یہاں آ کر بے گھر رہنا نہیں چاہتا۔

ہے یہ ہو گئے آ بھرت صاحب نے اپنی چمکتی نگاہ مسافر پر ڈالی اور سنجیدگی سے کہنے لگے ... بزنس کے توسط سے چرچ کی اپارٹمنٹس بلڈنگ، چھ موٹلز و کنگ گیگی، انکساس اور ہسٹن وغیرہ میں ہیں۔ اونٹاریو (ٹورانٹو) پر ایک بہت بڑا گیس اسٹیشن ہے، اس کے علاوہ کئی اور تجارت میں ملوث ہوں۔ اللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ ٹریول ایجنسی سے میں کیا پا سکتا ہوں بلا شبہ شاید لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ میرا اصول ہے کہ ... سفر کرنے والوں کو جو ٹکٹیں بیچی جاتی ہیں ان پر اتنا ہی منافع لیا جاتا ہے جتنا ہمارے دفتر کے اخراجات



بھرت پٹیل

کا خرچہ پورا ہو جائے۔ اور اس کے علاوہ ہمیں کچھ نہیں چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آج BIG BEN اول نمبر پر ہے۔

ہم مسافروں کی حیثیت یا تعلقات دیکھ کر ٹکٹ کی قیمت نہیں بتاتے بلکہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جتنی زیادہ رعایت ممکن ہو سکے، مسافروں کو دیا جائے خواہ مسافر دوست ہو یا اجنبی!

زندگی کے نشیب و فراز سے گزرنے والے بھرت پٹیل صاحب ایک بڑے بزنس مین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ملنسار، پُر خلوص، ہمدرد اور ایک شگفتہ دل کے مالک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا اسٹاف بھی زبان دار اور پُر خلوص ہے۔ ان کے اسٹاف میں محمد جاوید پال بھی شامل ہیں۔ وہی جاوید پال جن کی سچائی سے ہم سب واقف ہیں۔ مسافر نے محمد جاوید پال سے پوچھا "کچھ لوگ تو آپ کو بہت برا کہتے ہیں، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟" جاوید صاحب نے انتہائی اطمینان سے جواب دیا "وہ شعر تو آپ نے سنا ہو گا کہ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے اگر میں برا ہوتا تو آج یہاں آپ کے سامنے نہ ہوتا۔



مسز بھرت پٹیل

سفر کرنے والا ہمیشہ ایک منزل کو پا کر دوسری منزل کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ بھرت صاحب نے کنیڈا آنے کے بعد بھی K.N. STAR کے بزنس کے ساتھ ساتھ ٹریول ایجنسی سے وابستہ ہو گئے۔ UKAMBA بس سروس نیروبی کے مالک بھرت پٹیل نے یہاں 1969ء میں BIG BEN کے نام سے ٹریول ایجنسی کا افتتاح کیا۔ سفر کرنے والا دوسروں کو بھی سفر کی ترغیب دیتا ہے۔ بھرت صاحب چاہتے تھے کہ جب زندگی خود ایک سفر ہے تو کیوں نہ ہم اسی پیشہ سے منسلک رہیں جو تمام عمر ساتھ دے۔ بوڑھا ہو یا جوان یا شیر خوار بچہ اگر وہ اس جہان فانی میں ہے تو سفر کرنا لازمی ہے۔ چونکہ ہم سات سمندر پار کے دیس میں ہیں اسی لئے بھرت صاحب نے تمام طریقہ سفر کے مقابلے میں ہوائی سفر کی تجارت کو ترجیح دی۔ مسافر نے پوچھا "بھرت صاحب! ٹریول ایجنسی کھول کر آپ خوب چاندی بنا



محمد جاوید پال

ہر بزنس مین کا الگ طریقہ کار ہوتا ہے لیکن وہی لوگ کامیاب ہیں جن کی تجارت کا بنیادی اصول سچائی پر قائم ہو۔ میں بھرت صاحب کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں صرف اس لئے کہ ان کی اور میری سوچ میں یکسانیت ہے، وہ یہ کہ سچائی سے کام لو، جھوٹ اور دھوکہ دہی سے باز رہو کہ یہ تجارت میں دیمک کا کام کرتی ہے۔

محمد جاوید پال مستقبل قریب میں اپنی کمپنی کھولنا چاہتے ہیں۔ ان کا ارادہ عظیم ہے، خدا ان کے ارادوں میں اضافہ کرے گا، انشاء اللہ۔

آپ سے کیا پردہ

(آصف مرزا)

بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ لوگ جن کو سرزمین پاک نے جلا دیا، آج اپنے وطن کی مٹی پر تھوک رہے ہیں۔ ملک کبھی خراب نہیں ہوتا، ملک کے حکمران خراب ہو سکتے ہیں، ملک کے عوام بیمار ہو سکتے ہیں لیکن جس انداز سے ایک خاص طبقہ اس شہر ٹورانٹو میں ملک کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے اس کے متعلق اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

ــ اگر پارے کو اکسیر بنانا لوگ کیا مارا

وہ لوگ جو شاید سیاست کی الف بے سے بھی واقف نہ ہوں آج اپنے آپ کو بانی سیاست سمجھ رہے ہیں۔

آپ اپنے ضمیر کو ٹٹولیے اور خود فیصلہ کیجیے کہ پاکستان کا وہ کون حکمران ہے جس کو پاکستانی عوام کی اکثریت نے پسند کیا ہو۔

اپنے پاک سرزمین پر ہر حکمران ذلیل و خوار ہوا ہے۔ اب جبکہ ہم اپنے ملک سے ہزاروں میل دور ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم ٹھنڈے دل سے پاکستان کے حالات کا جائزہ لیں، آپس میں مل کر پاکستان کے مفاد کیلئے کام کریں ....

.... لیکن یہاں الٹی گنگا بہتی نظر آتی ہے۔ جسے دیکھیے وہ اپنے منہ میاں مٹھو، جسے دیکھیے وہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی فکر میں ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ یہاں سے متعدد اردو کے اخبارات نکلتے ہیں، صفحات کے صفحات کالے ہوتے ہیں لیکن افکار نادارد ہیں۔ کوئی قصیدہ گو کراچی معصیت کا ثبوت دلاتا ہے تو کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ مذہب اسلام اس کے آباؤ اجداد کی جاگیر ہے۔ کوئی اپنے پرانے کپڑوں کی تشہیر کر رہا ہے تو کوئی دوسرے کے پیشے پر انگلی اٹھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ "دیکھو لو میں کتنا کم ظرف ہوں" کوئی اپنے افکار و نظریات کی مفت تقسیم کر رہا ہے تو کوئی ادب فروشی کا طوطی کلے میں ڈالے مذہب کے نام پر بھیک مانگ رہا ہے۔

بھائی! ہم سب مسلمان ہیں، کیا ہوا اگر ہمارے نظریات الگ ہیں، کیا ہوا اگر ہم مختلف سیاسی جماعتوں سے منسلک ہیں، کیا ذاتیات پر قلم اٹھانے پر آپ کا ضمیر آپ کو ملامت نہیں کرتا۔

آئیے ہم سب مل کر ایک ہو جائیں، اس طرح ہم بہت سے تعمیری کام کر سکتے ہیں۔

اقوال زریں

دشمن سے زیادہ خطرناک وہ ہے جو دوست بن کر دھوکا دے۔

ــــ ٹیپو سلطان

اچھا حاکم وہ ہے جو اپنی برائی خاموشی سے سنتا ہے۔ اگر ٹھیک ہو تو تلافی کرے اور غلط ہو تو سزا دے۔

ــــ مجدد الف ثانی

یہ صفحہ قارئین کے اپنے خیالات سے مرتب ہوتا ہے

تیسرا قطرہ

(ایس۔ ایم۔ حسن بخاری ۔ ٹورانٹو)

یہ عظیم اعزاز جس سے آج آپ بے نیاز وزیر اعظم پاکستان نواز رہے ہیں۔ در اصل پاکستان اور پاکستانی قوم کو نواز رہے ہیں۔ اور وہ اس احسان کا بدلہ دے رہے ہیں۔ یہ اعزاز معمار پاکستان کے پہلے وزیر اعظم، قائد اعظم کے دست راست اور آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو علیحدہ خطۂ زمین دلایا۔ اس موقع پر کہ جب وہ امریکہ کے دورہ پر تھے "ان یونیورسٹی آف کنساس" میں انہیں ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری دی جا رہی تھی۔

اس موقع پر خان لیاقت علی خان نے امریکن قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہمارے آزادی تمہیں بھی ملی تھی لیکن امریکن قوم نے ابتدائی چار سال میں اس تناسب ترقی نہیں کی جس طرح پاکستانی قوم نے گذشتہ چار سال میں کی ہے۔ اور انشاء اللہ راہ ترقی پر گامزن یہ قافلہ جلد ہی دنیا کی تابندہ قوموں میں ہوگا۔ کیا ولولہ اور جذبہ تھا ملت قوم کیلئے قوم کے وقار کو جیت کر یہ نمازی جب وطن لوٹا ہے۔ جہاں ملت یہ قائد کیلئے چشم براہ تھی۔ تو وہیں کچھ خود غرض، ظاہر بند کمروں میں بیٹھ کر منافقی سازشوں کو جنم دے چکے تھے۔

دورہ امریکہ کی روئیداد اور آئندہ بین پالیسی کی وضاحت کیلئے قائد ملت نے راولپنڈی میں جلسہ عام بلایا۔ بچے بوڑھے جوان اپنے وقار کے محافظ کو سننے کیلئے اور دیکھنے کیلئے جوق در جوق جمع ہو گئے۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے اور قائد ملت پوری بات قوم کو سنانے بھی نہ پائے تھے کہ سازش پر عمل درآمد کا وقت آگیا۔ ایک کہرام مچ گیا۔ قائد ملت، قائد ملت شہید ہو گئے۔

...... اتنا عظیم سانحہ! پہاڑ ہی تو ٹوٹ پڑا تھا قوم پر۔ ابھی تو عمر ہی کیا تھی۔ ضبط کیسے کیا جا سکتا تھا۔ پیار بھی ہوئی، ماتم بھی ہوا، آنسو بھی رواں ہوئے۔ قوم کی آنکھ سے پہلا قطرہ نکلا۔ حسرت سے بھرے چہروں پر اپنا نشان بناتا ہوا ڈھلکا لیکن رخساروں سے ابھی سہارا لیتے ہوئے ٹھہر گیا۔ یہ بھول بھی خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر انسان اس نعمت خداوندی سے محروم ہوتا تو شاید غم کے بوجھ سے بہار وہ کسی کام کا نہ رہتا۔ وقت گزرتا رہا۔ قوم مختلف ہاتھوں میں کھیلی جاتی رہی۔ پیٹ بھرنے کی روٹی اور تن ڈھانپنے کیلئے کپڑے کی تلاش میں وہ اتنی سرگرداں تھی کہ کسی اور بات کا ہوش کہاں سے لاتی۔ اسے کیسے خبر ہوتی کہ ہر وقت محلوں میں سازش ہوتی ہے۔ اور تقرر وزارت کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے۔ فوج جسے سرحدوں کی حفاظت کیلئے بنایا جاتا ہے۔ اپنا پیٹ اور تن کاٹ کر قوم ان کی تربیت کراتی جدید اسلحہ سے لیس کرتی ہے۔ انہیں اور ان کے اہل و عیال کو بہتر زندگی اور رہن سہن فراہم کرتی ہے۔ عزت و ناموس، رتبہ، عہدے سب ہی کچھ انہیں دیا جاتا ہے کہ کبھی کوئی بیرونی فوج سرحد پر آنکھ اٹھا کر دیکھے تو وہ اسکے لئے سینہ سپر رہیں اور ایسے موقع کی مثالوں میں کم ہی آتے ہیں ورنہ تربیت یا عیش و عشرت کی زندگی کے علاوہ وہ کرتے ہی کیا ہیں۔ قوم پر حکومت کرنے کی ہوس نے انکے دماغ میں جنم لیا۔ طفلی سازشوں نے موقع فراہم کیا..... بہت برا شگون تھا ملت پاکستان کیلئے۔ لیکن عام آدمی ان باتوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ ..... ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء فوج نے بیرکوں کو چھوڑ دفتروں میں جگہ لی۔ موت سے نہیں ڈرا جاتا بعض حالات میں اسے لبیک بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن موت نے گھر دیکھ لیا ہے سب ہی ڈرتے ہیں...... جو بعد کے حالات نے ثابت کر دیا۔

بات یہ نہیں کہ فوج اچھی ہے یا بری؟ لیکن ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ کام اسی پر سجتا ہے جسکی اس نے تربیت لی ہو۔ ورنہ وہ مثل پوری ہوتی ہے کہ "کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا"۔ جسکا ثبوت بھی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں دیکھ لیا۔ کیونکہ فوج وہ کر رہی تھی جسکا اسے نہ تجربہ تھا اور نہ ہی اسکی تربیت اسے لی تھی۔ اس نے اپنا کام سرحدوں کی حفاظت چھوڑا ہوا تھا اور اس سے غافل تھی۔ بیرونی دشمنوں سے قوم کو محفوظ رکھنا انکی ذمہ داری تھی وہ قوم کے اندرونی سازشوں کو مورد الزام ٹھہرا کر ٹال جاتے ہیں۔ جب کسی شعبہ میں کمزوری آتی ہے تبھی سازشیں جنم لیتی ہیں۔

آہ ...... کاش ایسا نہ ہوتا...

لیکن ہوا۔ مسلمانوں کے نام پر دھبہ لگا۔ پاکستانی قوم کا قتل ہوا..... پاکستانی ہی قوم کا ایک حصہ ظلم و تشدد سے تنگ آکر پکار اٹھا کہ ہم پاکستانی نہیں...... ہم پاکستانی نہیں...... ہم بنگلہ دیشی ہیں...... ہمارا ملک پاکستان نہیں بنگلہ دیش ہے۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو وہ لمحہ بھی آگیا جب اندرونی بیرونی سازشیں، مظلوموں کی چیخ و پکار رنگ لے آئیں۔ ڈھاکہ خالی ہوا۔ مشرقی پاکستان..... بنگلہ دیش بن گیا۔ بقیہ پاکستانی قوم پر سکتہ کا عالم تھا۔ سکتہ سا چھا گیا تھا۔ آہ و پکار کریں بھی تو کس سے؟ سوچ رہی کہ اب کبھی مشرقی پاکستان نام جیسا لفظ نہیں رہے گا۔ جذبات امڈ امڈ کر ایک دوسرے کو بھینچے ہونٹ تھرتھراتے۔ دل بھر آتا جذبات کا بوجھ نہ اٹھا پاتا۔ آنسوؤں سے آنکھوں کو بھر دینا۔ سکتے میں آنکھیں بہہ گئیں جذبات کا لاوا بہتا۔ آنسوؤں کا یہ قطرہ خشک رخسار پر ڈھلکتا اور ابھار پر ٹھہر جاتا یہ **دوسرا قطرہ**.. تھا جو قوم کی آنکھ سے بہہ نکلا تھا۔

بھول بھلیاں کی نعمت خداوندی پھر کام آتی ہے۔ قوم پھر روٹی، کپڑا، مکان کی تلاش میں سرگرداں ہو گئی، جیسے جیسے دل بہلانے کیلئے قافلے کو لیکر آگے بڑھتی ہے۔ وہ فوج جسکی ساکھ جاتی رہی تھی۔ ۹۰ ہزار کی تعداد دشمن کی قید میں تھی۔ اپنے دشمن کی قید سے رہائی دلائی ہے۔ دوبارہ جدید اسلحہ سے لیس کیا جاتا ہے۔ [illegible] میں پاکستان کی عزت و ناموس کو بحال کیا جاتا ہے۔ وہ کشتی جسے ملاح طوفان کی تیز لہروں میں گھرا دیکھ کر اوسان خطا کر بیٹھے تھے۔ لہروں کا زور تھپیڑوں کو بھی بہا لے گیا ہے۔ بار وہ مددگار منجدھار میں پھنسے ہوئے سفینہ کو پھر منزل کی طرف رواں دواں کیا جاتا ہے۔ ملک کی خارجہ پالیسی جسکے [illegible] اڑ چکے تھے۔ [illegible] اتنی مضبوط بنائی جاتی ہے۔ کہ بین الاقوامی مسائل میں پاکستانی سرخروئیت کو ضروری سمجھا جانے لگتا ہے۔ عرب اقوام پاکستان سے مشورہ لینا فرض اولین سمجھتی ہے۔ سرزمین پاک کو سعادت نصیب ہوتی ہے کہ وہ تمام مسلم سربراہوں کی میزبانی کے فرائض انجام دے۔

مسلمانوں کی بہتری کیلئے [illegible] ہیں۔ وہ راہیں تلاش کی جاتی ہیں جو مشترکہ مسائل حل کر سکیں۔ پاکستان کے پاس افرادی قوت جو علم و ہنر سے مالا مال تھی عرب ممالک کے پاس دولت کی فراوانی۔ اخوت اور محبت کی فضا میں کام شروع ہوا۔ فلسطین کو آزاد کرانے کی راہیں اپنائی گئیں۔ پہلی مرتبہ فلسطینی وفد کو وہ مراعات دی گئیں جو وفد سربراہ ممالک کے سربراہوں اور وفود کو دی گئیں تھیں۔ تنظیم آزادی کے سربراہ یاسر عرفات پکار اٹھے کہ آج فلسطین بن گیا۔ مسلمانوں کو اسلامی بلاک کی ضرورت محسوس ہوئی۔

پاکستان ہی ایسا ملک تھا جسکے پاس ایسی فنی معلومات تھیں۔ اسکے لئے دورے شروع کئے گئے۔ سودا بھی بن گیا لیکن وہ قوتیں سامنے آئیں جو مسلمانوں کی اخوت سے بیشتر جلتی تھیں۔ بقیہ صفحہ ۲ پر

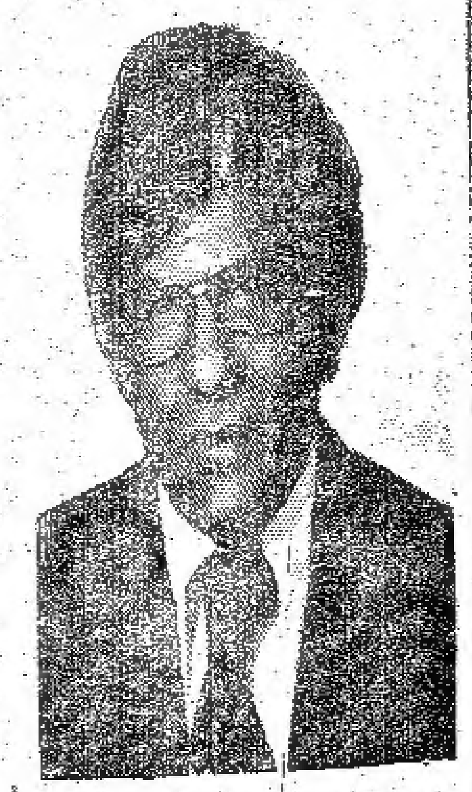
آئینہ

(اے۔ حکیم۔ انجانی ۔ ٹورانٹو)

[illegible]



[illegible]



[illegible]

(باقی آئندہ)

طویل مضامین بھیجنے سے گریز کیجئے
مختصر مضامین جلد شائع کئے جاتے ہیں
(ادارہ)

تارا مسیح

[illegible]

سے باندھے جاتے ہیں تاکہ موت کے ایک دم قیدی کا ... جسم کے نیچے نہ لٹک جائے ...

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے تارا مسیح نے کہا کہ تھوڑی دیر بعد جیل حکام بھٹو کو وہاں لے کر آئے ...

[illegible]

امریکہ میں ۹۹ فیصد ... [illegible]

[illegible]

ضرورت ہے

ٹیلرنگ کی جو زنانے اور مردانے کپڑے سینے میں ماہر ہوں۔ کام میں صفائی اور تیزی ضروری ہے۔ ٹیلرنگ کی دکان چاندنی چوک (نزد ڈان لینڈ سینما) میں واقع ہے۔ دلچسپی رکھنے والے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں۔

مسز خان 424-1810

ایک اردو اخبار کے اجرا کیلئے پارٹنر کی ضرورت ہے۔ باذوق خواتین و حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

علی - P.O. BOX 2114
STATION. B
SCARBOROUGH, Ont.

ضرورت رشتہ

پاکستانی، سنی دوشیزہ عمر ۲۲ سال کیلئے امیگرنٹ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ پنجابی لڑکے کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلات کیلئے لکھئے

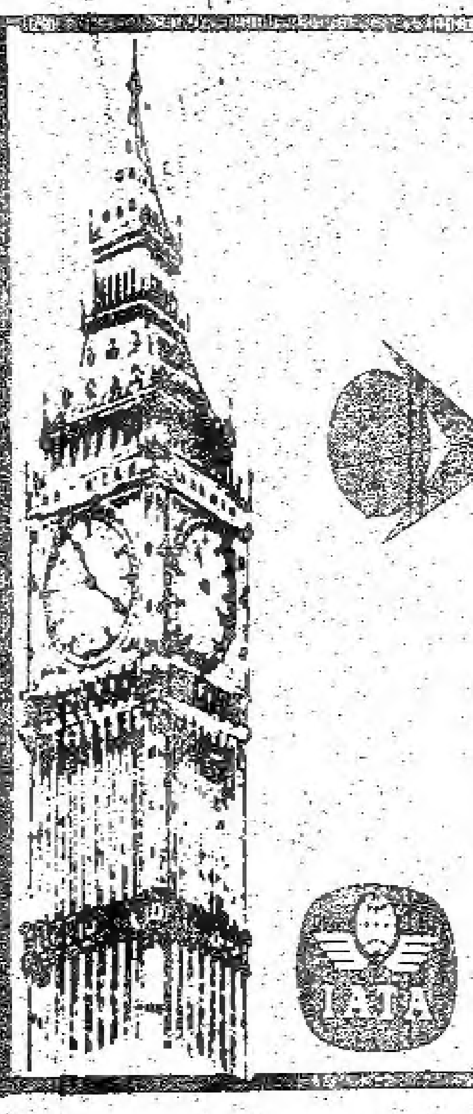
امجد شیخ معرفت پیغامبر

بنگالی دوشیزہ، عمر ۲۰ سال کینیڈین شہری کیلئے بہاری لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کا یہاں ذاتی مکان ہے۔ لڑکی کو زبان بنگالی، اردو اور بہاری ہے۔ صرف سنجیدہ لوگ ہی رابطہ قائم کریں۔

عارف معرفت پیغامبر

FORTNIGHTLY
MESSENGER
DELANO PLACE No. 14
SCARBOROUGH, M1N 1M5
ONTARIO, CANADA
PHONE: (416) 267-8006
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR

VOL. 2 | JUNE 21 1979 | NO. 8



انتخابات لازماً اس سال ۱۷ نومبر کو ہونگے: صدر

صنعت کار اور مزدور دونوں کے مفادات کا تحفظ کیا جائے گا

صحافت کی صحت مند فضا قائم رکھی جائے گی۔ جنرل ضیاء کی تقریب سے خطاب

اسلامی حکومت کو نہ ماننے والے ادیب اور دانشور کچل دیے جائیں گے: خمینی

مذہبی رواداری کے حامیوں کی ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ تہران میں تحریک کی سولہویں سالگرہ پر خطاب

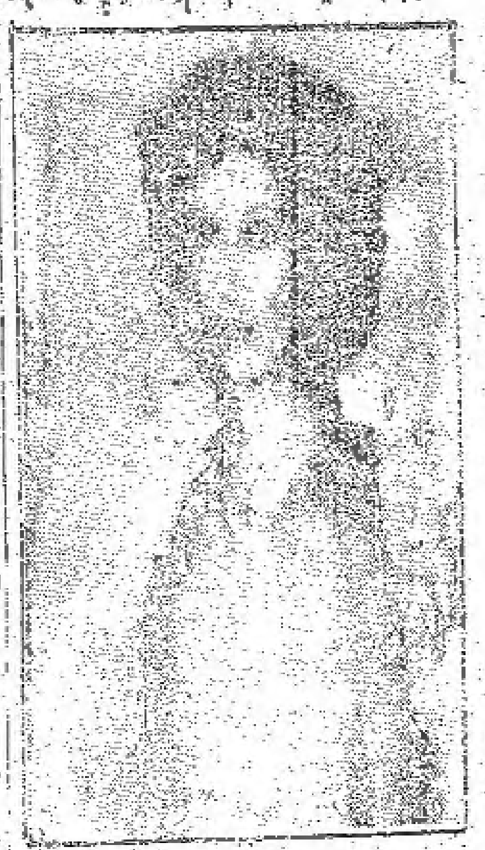
بھٹو کے آخری الفاظ تھے "اسے ہٹا دو"

حقائق کو چھپانے کیلئے ڈی جی کے ڈی اے عباس حسین شاہ کو پیش نہیں کیا گیا

بھارت کا سیارہ روس سے چھوڑا جائے گا

پیپلز پارٹی اب بھی غریبوں میں مقبول ہے: بے نظیر بھٹو

آئین میں کسی فرد کو ترمیم کا حق حاصل نہیں۔ کارکنوں اور وکلاء سے خطاب



انتخابات ملتوی ہونے کے امکانات